غزوہ الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ

از

ابو شہریار

٢٠٢٠

www.islamic-belief.net

فہرست

حديث الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ 7

الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ کا جغرافيه 13

الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ پر حملوں کا ذکر 17

الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ پر پہلا حمله دورعمر ميں ہوا 17

قسطنطينيه پر پہلا حمله دور عثمان ميں منذر بن زبير نے کيا ؟ 19

قسطنطينيه پر پہلا حمله دور عثمان ميں معاويه رضی اللّٰہ عنه نے کيا 21

پہلا حمله دور معاويه ميں عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدِ نے کيا تھا 23

پہلا حمله دور معاويه ميں سفيان بن عوف نے کيا تھا 30

القسطنطينيّة پر حمله دور معاويه ميں بسر بن أرطاة نے کيا 34

القسطنطينيّة پر حمله دور معاویه یَزِیدُ بْنُ شَجَرَ نے کیا 36

القسطنطينية پر سن ۵۳ ھ میں یزید نے حمله کیا 38

قسطنطینیه پر حمله دور مروان میں ہوا 39

یزید کا حمله 40

حدیث الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ پر شیعه اعتراضات 47

اعتراض سند کے تمام راوی شامی ہیں 47

اعتراض : روایت کی سند میں ناصبی ہے 48

اعتراض : ام حرام نا محرم عورت ہے 49

بسم اللہ الرحمان الرحیم

پیش لفظ

اس کتابچہ میں غزوہ الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ کا ذکر ہے –غزوہ عربی میں تلوار سے جہاد کرنے کو کہتے ہیں - روم کے بہت سے بلاد و شہر تھے جن پر حملے دور عثمان سے شروع ہوئے اور یہ زمینی حملے تھے - ایک حملہ بحری تھا جس میں ام حرام رضی اللہ عنہا کی شہادت ہوئی –

غزوہ الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ اہل سنت و اہل تشیع میں موضوع بحث بنی رہتی ہے کیونکہ اس میں یزید بن معاویہ کی شرکت کا ذکر ہے - چونکہ یزید کے دور میں قتل حسین ہوا ، یزید کے حوالے سے لوگوں نے کہنا شروع کیا کہ یزید حدیث الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ کا مصداق نہیں ہو سکتا ورنہ وہ مغفور بن جائے گا اور لوگوں نے چاھا کہ یزید کو قاتل حسین ثابت کر کے جہنمی قرار دیں -اس مشق میں حدیث

رسول ان کے رستہ میں آ کھڑی ہوئی اور اس کو ناپسند کیا گیا -

امام بخاری نے اپنی صحیح میں حدیث الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ کا خاص ذکر کیا -

الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ پر حملہ اہل شام نے کیا تھا اور اللہ نے اہل شام کو باقی بلاد مسلمین پر فضیلت دی اور اس طرح اللہ تعالی نے اہل شام ، شیعان معاویہ کو جنتی کر دیا - الكنى والالقاب ج1 از شیعہ عالم عباس القمي نے ابن عبد البر کے حوالے سے بلا تنقید لکھا ہے

كان ابوايوب الانصاري مع علي بن ابى طالب " ع " في حروبه كلها ولما غزا يزيد بن معاوية بلاد الروم اخذ معه ابا ايوب و كان شيخا هرما اخذه للبركة فتوفي عند القسطنطينية فامر يزيد ان يدفن بالقرب من سورها ويتخذ له مشهد هناك و كانت وفاته سنة 50 ه.

ابو ایوب انصاری ان تمام جنگوں میں علی کے ساتھ تھے اور جب یزید نے بلاد روم میں غزوہ کیا تو اپنے ساتھ ابو ایوب کو لیا اور ایوب عمر رسیدہ تھے ان سے برکت لی جاتی تھی پس ابو ایوب کی القسطنطينية میں

وفات ہوئی اور یزید نے حکم دیا کہ ان کو دیوار کے ساتھ دفن کیا جائے اور ... یہ سن ۵۰ ھ ہے

اس کتابچہ کا مقصد حدیث الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ سے متعلق اہل سنت و اہل تشیع کے اشکالات پر غور کرنا ہے اور صحیح سمت میں جانا ہے – تاریخ کو مسخ کرنے والے بہت ہیں لہذا غلو پروروں کا رد قیامت تک ہوتا رہے گا – اسی سلسلے کی یہ ایک ادنی کاوش ہے –

ابو شہریار

۲۰۲۰

حديث القُسطُنطِينِيَّةَ

صحيح البخاري: كِتَابُ الجِهَادِ وَالسِّيَرِ (بَابُ الدُّعَاءِ بِالْجِهَادِ وَالشَّهَادَةِ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ) صحيح بخاری: کتاب: جہاد کا بیان

(باب : جہاد اور شہادت کے لئے مرد اور عورت دونوں کا دعا کرنا)

2788

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهُ وَكَانَتْ أُمُّ حَرَامٍ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ – فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَطْعَمَتْهُ وَجَعَلَتْ تَفْلِي رَأْسَهُ، فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: وَمَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ، يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هَذَا البَحْرِ مُلُوكًا عَلَى الأَسِرَّةِ، أَوْ: مِثْلَ المُلُوكِ عَلَى الأَسِرَّةِ ، شَكَّ إِسْحَاقُ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَدَعَا لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ، فَقُلْتُ: وَمَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ» – كَمَا قَالَ فِي الأَوَّلِ – قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: «أَنْتِ مِنَ الأَوَّلِينَ»، فَرَكِبَتِ البَحْرَ فِي زَمَانِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ البَحْرِ، فَهَلَكَتْ

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا امام مالک سے' انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا' آپ بیان کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام حرام رضی اللہ عنہ کے یہاں تشریف لے جایا کرتے تھے (یہ انس کی خالہ تھیں جو عبادہ بن صامت کے نکاح میں تھیں) ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھانا پیش کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر سے جوئیں نکالنے لگیں' اس عرصے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے' جب بیدار ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا رہے تھے۔ ام حرام رضی اللہ عنہ نے بیان کیا میں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کس بات پر آپ ہنس رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے اس طرح پیش کئے گئے کہ وہ اللہ کے راستے میں غزوہ کرنے کے لئے سمندر کے بیچ میں سوار اس طرح جارہے ہیں جس طرح بادشاہ تخت پرہوتے ہیں یا جیسے بادشاہ تخت رواں پر سوار ہوتے ہیں یہ شک اسحاق راوی کو تھا۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرمائیے کہ اللہ مجھے بھی انہیں

میں سے کردے‘ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے ان کےلئے دعا فرمائی پھر آپ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اپنا سر رکھ کر سو گئے‘ اس مرتبہ بھی آپ بیدار ہوئے تو مسکرا رہے تھے ۔ میں نے پوچھا یا رسول اللّٰہ ! کس بات پر آپ ہنس رہے ہیں ؟ آپ صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے اس طرح پیش کئے گئے کہ وہ اللّٰہ کی راہ میں غزوہ کے لئے جا رہے ہیں پہلے کی طرح‘ اس مرتبہ بھی فرمایا انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ! اللّٰہ سے میرے لئے دعا کیجئے کہ مجھے بھی انہیں میں سے کردے ۔ آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا کہ تو سب سے پہلی فوج میں شامل ہوگی (جو بحری راستے سے جہاد کرے گی) چنانچہ حضرت معاویہ رضی اللّٰہ عنہ کے زمانہ میں ام حرام رضی اللّٰہ عنہ نے بحری سفر کیا پھر جب سمندر سے باہر آئیں تو ان کی سواری نے انہیں نیچے گرادیا اوراسی حادثہ میں ان کی وفات ہو گئی

امام بخاری صحیح میں باب ما قيل في قتال الروم میں روایت بیان کرتے ہیں کہ اللّٰہ کے نبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے فرمایا

أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُونَ مَدِينَةَ قَيْصَرَ مَغْفُورٌ لَهُمْ

میری امّت کا پہلا لشکر جو قیصر کے شہر (الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ) پر حمله کرے گا وہ مغفور ہے

بخاری کے شارح الْمُهَلَّبُ کہتے ہیں که

قَالَ الْمُهَلَّبُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ مَنْقَبَةٌ لِمُعَاوِيَةَ لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ غَزَا الْبَحْرَ وَمَنْقَبَةٌ لِوَلَدِهِ يَزِيدَ لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ غَزَا مَدِينَةَ قَيْصَرَ - بحوا له فتح الباری از ابن الحجر

الْمُهَلَّبُ کہتے ہیں که اس حدیث میں منقبت ہے معاویه کی کیونکه ان کے دور میں بحری حمله ہوا اور منقبت ہے ان کے بیٹے کی که انہوں نے سب سے پہلے قیصر کے شہر پر حمله کیا

العینی (المتوفی: 855ھ) نے اس پر لکھا که اس مغفرت میں سب شامل نہیں ہیں مثلا اگر کوئی مرتد ہو جائے تو وہ جنتی نہیں ہوتا

قلت: لَا يلْزم، من دُخُوله فِي ذَلِك الْعُمُوم أَن لَا يخرج بِدَلِيل خَاص، إِذْ لَا يخْتَلف أهل الْعلم أَن قَوْله، صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: مغْفُور لَهُم، مَشْرُوط بِأَن

يَكُونُوا من أهل الْمَغْفِرَة حَتَّى لَو ارْتَدَّ وَاحِد مِمَّن غَزَاهَا بعد ذَلِك لم يدْخل فِي ذَلِك الْعُمُوم،

بعض نے کہا کہ شہر فتح ہونا چاہیے تھا - مسند احمد میں ہے

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ: وَسَمِعْتُهُ أَنَا مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ الْمَعَافِرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بِشْرٍ الْخَثْعَمِيُّ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "لَتُفْتَحَنَّ الْقُسْطَنْطِينِيَّةُ، فَلَنِعْمَ الْأَمِيرُ أَمِيرُهَا، وَلَنِعْمَ الْجَيْشُ ذَلِكَ الْجَيْشُ". قَالَ: فَدَعَانِي مَسْلَمَةُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ فَسَأَلَنِي، فَحَدَّثْتُهُ، فَغَزَا الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ

رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے فرمایا تم الْقُسْطَنْطِينِيَّةُ، ضرور فتح کرو گے پس تمہارا امیر بہترین ہو گا اور لشکر بھی بہترین ہو گا

حسنه ابن عبدالبر في الاستيعاب 250/1

وصححه الهيثمي (المجمع 6/221)

صححه البوصيري (إتحاف الخيرة 106/8)

شعیب الأرنؤوط کہتے ہیں

إسناده ضعيف لجهالة عبد اللّٰه بن بشر الخثعمي

سند میں عبد اللّٰه بن بشر مجہول ہے

الْقُسْطَنْطِينِيَّةُ کو مکمل فتح سلطان محمد فاتح نے کیا ہے –

الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ کا جغرافیہ

أبو عمرو خليفة بن خياط (المتوفى: 240هـ) اپنی کتاب تاريخ خليفة بن خياط میں لکھتے ہیں کہ

كتب عُثْمَان إِلَى مُعَاوِيَة أَن يغزي بِلَاد الرّوم فَوجه يَزِيد بْن الْحر الْعَبْسِي ثمَّ عَبْد الرَّحْمَن بْن خَالِد بْن الْوَلِيد عَلَى الصائفتين جَمِيعًا ثمَّ عَزله وَولى سُفْيَان ابْن عَوْف الغامدي فَكَانَ سُفْيَان يخرج فِي الْبر ويستخلف عَلَى الْبَحْر جُنَادَة بْن أَبِي أُمَيَّة فَلم يزل كَذَلِك حَتَّى مَاتَ سُفْيَان فولى مُعَاوِيَة عَبْد الرَّحْمَن بْن خَالِد بْن الْوَلِيد ثمَّ ولى عبيد اللَّه بْن رَبَاح وشتى فِي أَرض الرّوم سنة سِتّ وَثَلَاثِين

عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دور خلافت میں معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم لکھا کہ روم کے شہروں پر حملے کئے جائیں پس معاویہ نے توجہ کی يَزِيد بْن الْحر الْعَبْسِي کی طرف عَبْد الرَّحْمَن بْن خَالِد بْن الْوَلِيد کی طرف اور دونوں کو گرمیوں کے موسم میں امیر مقرر کیا پھر

ہٹا دیا اور سُفْيَان ابْن عَوْف الغامدي کو مقرر کیا - سُفْيَان ابْن عَوْف الغامدي کو بری جنگ پر اور بحری معرکے پر جُنَادَة بْن أَبِي أُمَيَّة کو مقرر کیا اور ان کو معذول نہیں کیا حتیٰ کہ سفیان کی وفات ہوئی - اس کے بعد مُعَاوِيَة عَبْد الرَّحْمَن بْن خَالِد بْن الْوَلِيد کو مقرر کیا اور ان کے بعد عبید اللَّه بْن رَبَاح کو روم کے شہروں کے لئے مقرر کیا سن ۳۶ ھجری تک

الذهبي (المتوفى: 748هـ) اپنی کتاب تاريخ الإسلام ووفيات المشاهير والأعلام میں سن ۳۲ ھجری کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ

سنة اثنتين وثلاثين: فيها كانت وقعة المضيق بالقرب من قسطنطينية، وأميرها معاوية

سن ۳۲ ھجری : اور اس میں المضيق کا واقعہ ہوا جو قسطنطينية کے قریب ہے ، اور اس کے امیر معاوية تھے

المضیق اک استریت ہے اور اس سے مراد دردانیلیس ہے جو ایجین سمندر کو مرمرا سمندر سے ملاتا ہے اور اک تنگ سمندری گزر گاہ ہے [1] لیکن ان تمام معرکوں کے باوجود اسلامی لشکر الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ نہیں پہنچ سکا

---

[1] strait= استریت

Dardanelles= دردانیلیس

Aegean Sea=ایجین

Marmara= مرمرا

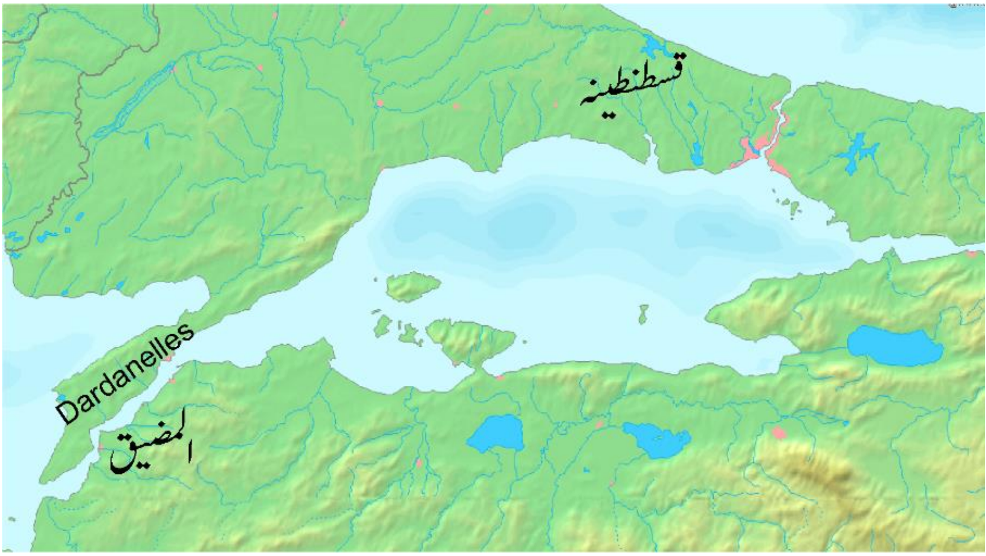
قسطنطينه
Dardanelles
المضيق

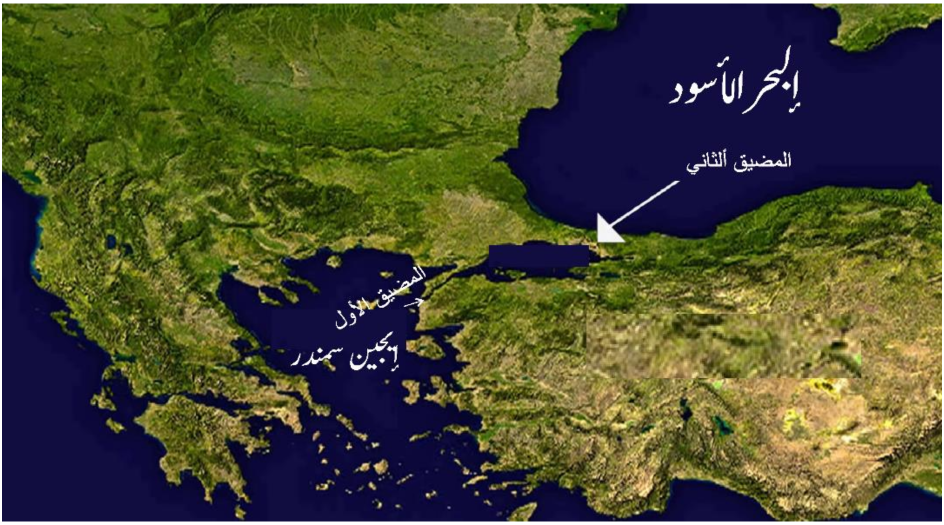
إلبحر الأسود
المضيق ألثاني
المضيق الأول
إيجين سمندر

الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ پر حملوں کا ذکر

الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ پر پہلا حمله دور عمر میں ہوا

بعض نے کہا که قیصر روم کا شہر حمص تھا نه که الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ ، حمص پر ابو عبیده بن الجراح نے عمر کے دور میں حمله کیا تھا – یه یزید کی پیدائش سے ۱۵ – ۲۰ سال پہلے ہوا – ان لوگوں نے سوال کیا که کیا قیصر روم حمص چھوڑ کر استنبول چلا گیا تھا ؟

راقم کہتا ہے که حمص قیصر کا دار الحکومت نہیں تھا- یه بازنیطی سلطنت

Byzantine Empire

کی تاریخ میں بھی موجود ہے – اصلا کونستنتین

Constantine

مشرک رومی تھا جو نصرانی ہوا اس کے دور سے دور نبوی اور بعد تک قسطنطینیہ ہی دار الحکومت رہا ہے - اس کا دفاع بہت مضبوط ہے جغرافیہ کی وجہ سے تین طرف سمندر ہے ایک ہی طرف خشک رستہ ہے اور سمندر بھی تیز چلتا ہے

شہر حمص

Emesa

خشکی پر ہے اور جس غزوہ کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا وہ سمندری و بحری غزوہ ہے لیکن خوش مخالفت میں عقل سے عاری ہونا اسی کو کہتے ہیں کہ کہا جائے کہ الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ قیصر کا شہر نہیں تھا حمص تھا

Hama
حماة
Syria
H s
حمص
M1
M5
Lebanon
Beirut
بيروت
Damascus

حمص پر نشان ہے اجکل شام میں ہے

قسطنطینیه پر پہلا حمله دور عثمان میں منذر بن زبیر نے کیا ؟

بعض نے کہا قسطنطینیه پر حمله نه یزید نے کیا نه معاویه نے کیا بلکه منذر بن زبیر نے ۳۳ ہجری میں حمله کیا – اس کا ذکر مسند احمد مصنف عبد الرزاق ح 9629 میں ہے

عَبْدُ الرَّزَّاقِ – عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّ امْرَأَةَ حُذَيْفَةَ قَالَتْ: نَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ: تَضْحَكُ مِنِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «لَا وَلَكِنْ مِنْ قَوْمٍ مِنْ أُمَّتِي يَخْرُجُونَ غُزَاةً فِي الْبَحْرِ، مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ» ثُمَّ نَامَ، ثُمَّ

اسْتَيْقَظَ أَيْضًا فَضَحِكَ. فَقُلْتُ: تَضْحَكُ مِنِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ: «لَا وَلَكِنْ مِنْ قَوْمٍ يَخْرُجُونَ مِنْ أُمَّتِي غُزَاةً فِي الْبَحْرِ فَيَرْجِعُونَ قَلِيلَةً غَنَائِمُهُمْ مَغْفُورًا لَهُمْ» قَالَتْ: ادْعُ اللَّهَ لِي أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ. قَالَ: فَدَعَا لَهَا، قَالَ فَأَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ: «فَرَأَيْتُهَا فِي غَزَاةٍ غَزَاهَا الْمُنْذِرُ بْنُ الزُّبَيْرِ إِلَى أَرْضِ الرُّومِ وَهِيَ «مَعَنَا فَمَاتَتْ بِأَرْضِ الرُّومِ

عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ نے کہا پھر میں نے دیکھا حُذَيْفَةَ کی بیوی نے الْمُنْذِرُ بْنُ الزُّبَيْرِ کے ساتھ جہاد کیا أَرْضِ الرُّومِ پس وہیں أَرْضِ الرُّومِ» میں فوت ہوئیں

عطاء بن یسار نے ایک مجہول سے روایت کیا ہے اور یہ ارسال کرتا ہے یعنی جس سے سنا نہ ہو اس کے حوالے سے روایت کر دیتا ہے

مسند احمد میں سند ہے

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّ امْرَأَةً، حَدَّثَتْهُ

عَطَاءِ بْنِ يَسَار نے ایک عورت سے روایت کیا

عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ کے بقول یه حُذَيْفَةَ کی بیوی تھیں جبکه ابن حجر کا کہنا ہے یه أم حرام بنت ملحان تھیں جو عبادة بن الصامت کی بیوی تھیں- اس سے ظاہر ہے یه سند صحیح نہیں ہے عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ نے روایت جس عورت تک پہنچائی اس عورت کا علم نہیں کون ہے

قسطنطینیه پر پہلا حمله دور عثمان میں معاویه رضی اللّٰہ عنه نے کیا

الذھبی (المتوفى: 748هـ) اپنی کتاب تاریخ الإسلام ووفيات المشاهير والأعلام میں سن ۳۲ ھجری کے حوالے سے لکھتے ہیں که

سنة اثنتين وثلاثين: فيها كانت وقعة المضيق بالقرب من قسطنطينية، وأميرها معاوية

سن ۳۲ ھجری : اور اس میں المضيق کا واقعه ہوا جو قسطنطينية کے قریب ہے ، اور اس کے امیر معاوية تھے

یه المضیق پر حمله تها جو قسطنطینیة شہر کے پاس خلیج ہے اور یه قسطنطینیة نہیں ہے – پچھلے باب میں نقشے دیکھ سکتے ہیں

بعض نے کہا 32ھ میں معاویه رضی اللّٰہ عنه نے جو حمله کیا تها اس وقت تقریب التهذیب کے مطابق یزید کی عمر 6 سال تهی یعنی یزید نه تو ام حرام والے حملے میں موجود تها اور نه 32ھ والے حملے میں موجود تها - بخاری کی حدیث کے مطابق مغفور وہی ہو گا جو پہلے حملے میں شامل ہو اور بخاری کی مذکوره باله حدیث سے متعلق امام فریابی کہتے ہیں

وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ غَزَاهُ مُعَاوِيَةُ فِي زَمَنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا (الشریعة للآجری (5/2440

اور معاویہ رضی اللہ عنہ نے پہلہ حملہ عثمان رضی اللہ کے دور میں کیا تھا

یه تمام حملے قیصر کے شہر قسطنطینیة (استنبول) پر نہیں تهے جو دار سلطنت تها بلکه شام کے زمینی علاقه سے کیے گئے . صرف ایک حمله سمندری ہے جو معاویه نے کیا لیکن وه بهی شہر تک نہیں پہنچ سکے- بعض لوگوں نے نا سمجهنی میں گمان کیا ہے که معاویه قسطنطینیة تک چلے گئے تهے جبکه مورخین نے اس کا انکار کیا ہے –

الموسوعة التاريخية إعداد: مجموعة من الباحثين بإشراف الشيخ عَلوي بن عبد القادر السقاف میں ہے

وفي سنة 32 غزا معاوية الروم حتى بلغ المضيق مضيق القسطنطينية ومعه زوجته عاتكة، ويقال فاطمة بنت قرظة بن عبد عمرو بن نوفل بن عبد مناف

سن ۳۲ ھ میں معاویہ نے غزوہ روم کیا اور خليج القسطنطينية تک پہنچے اور ان کی بیوی عاتكة یا فاطمة بنت قرظة ساتھ تھیں

یزید کی عمر عثمان رضی اللہ عنہ کی وفات کے وقت 9 سال تھی - ام حرام رضی اللہ عنہا کا حملہ 28ھ میں تھا- وہ حملہ جس کا ذکر معاویہ کے حوالے سے ہے یہ مضيق قسطنطنیہ پر تھا -

پہلا حملہ دور معاویہ میں عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدِ نے کیا تھا

بعض نے کہا کہ پہلا حملہ دور معاویہ میں ہوا مثلا ماہ نامہ الحدیث حضرو نمبر ٦ سن ٢٠٠٤ کے شمارے میں اہل حدیث عالم حافظ زبیر علی زئی لکھتے ہیں کہ

سنن ابی داود کی ایک حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یزید والے حملے سے پہلے بھی قسطنطینیۃ پر حملہ ہوا ہے جس میں جماعت (پورے لشکر) کے امیر عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ تھے - چونکہ یہ حدیث ان لوگوں کے لئے زبردست رکاوٹ ہے جو ضرور بالضرور یزید کا بخشا بخشا یا ہونا ثابت کرنا چاہتے ہیں

مزید لکھتے ہیں کہ

خلاصہ تحقیق : یزید بن معاویہ کے بارے میں دو باتیں انتہائی اہم ہیں

١ - قسطنطینیۃ پر پہلے حملہ آور لشکر میں اسکا موجود ہونا ثابت نہیں

٢ - یزید کے بارے میں سکوت کرنا چاہیے حدیث کی روایت میں وہ مجروح راوی ہے

ضروری ہے کہ تاریخی حقائق کو تسلیم کیا جائے اور کسی کو بھی اپنے بغض و عناد کی بھینٹ نہ چڑھایا جائے لہذا اس مقالہ میں اس تاریخی مسئلہ پر بحث کی گئی ہے

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ کے حوالے سے روایات میں بیان ہوا ہے کہ وہ اس لشکر کے اوپر امیر تھے جس نے الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ پر حملہ کیا - یہ روایت سنن ابی داوود ، جامع ترمذی ، تفسیر ابن ابی حاتم ، مستدرک حاکم وغیرہ میں بیان ہوئی ہیں - تفسیر کی کتابوں میں یہ روایت اس لئے موجود ہے کہ اس میں سورہ البقرہ کی اک آیت {وَأَنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ} کا ذکر بھی آتا ہے - عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ کے حوالے سے تاریخ خلیفہ بن خیاط میں بیان ہوا ہے کہ ارض روم پر کسی حملے میں معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کو استعمال کیا تھا لیکن ان کے بعد اور لوگوں کو مقرر کیا جس سے ظاہر ہے کہ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ کو ابتدائی دور میں امیر لشکر بنایا گیا تھا - سب سے اہم بات یہ ہے کہ ۳۲ ھجری میں خود معاویہ رضی اللہ عنہ بھی الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ کے پاس المضیق تک پہنچ پائے - اس سے صاف ظاہر ہے کہ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ بھی الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ نہیں پہنچ سکے تھے-

الذهبي (المتوفى: 748هـ) اپنی کتاب تاريخ الإسلام ووفيات المشاهير والأعلام میں عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ کے لئے لکھتے ہیں کہ

وَكَانَ يَسْتَعْمِلُهُ مُعَاوِيَةُ عَلَى غَزْوِ الرُّومِ. وَكَانَ شَرِيفًا شُجَاعًا مُمَدَّحًا

ان کو معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روم کے معرکے میں مقرر کیا اور یہ شریف - بہادر اور ممدوح تھے

الذھبي جو اک معتدل مورخ ہیں انہوں نے کہیں بھی عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ کے لئے الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ کے معرکوں کا ذکر نہیں کیا- ا وہ ان معرکوں میں شامل ہوئے جو ارض روم کے مختلف شہروں میں ہوئے - روم وسیع علاقہ تھا جس میں موجودہ ترکی اور قبرص و یونان کے جزائر بھی شامل تھے

اب ان روایات کی اسناد دیکھتے ہیں جن میں عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ کا الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ پر حملے کا تذکرہ آ رہا ہے - الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ کے حوالے سے یہ تمام روایات تقریبا اک سند (حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ، وَابْنِ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَسْلَمَ أَبِي عِمْرَانَ) سے آ رہی ہیں لیکن اضطراب کا شکار ہیں جیسا کہ مندرجہ ذیل شجرہ کو دیکھنے سے ہوتا ہے

سنن أبي داود	غَزَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ نُرِيدُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ	حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ، وَابْنِ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَسْلَمَ أَبِي عِمْرَانَ
تفسير القرآن العظيم لابن أبي حاتم	غَزَوْنَا الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ	مَا قُرِئَ عَلَى يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الأَعْلَى، أَنْبَأَ ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ، وَابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَسْلَمَ أَبِي عِمْرَانَ
صحيح ابن حبان	كُنّا بِمَدِينَةِ الرُّومِ	أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الضَّحَّاكِ بْنِ مَخْلَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، قَالَ: سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ، يَقُولُ: حَدَّثَنِي أَسْلَمُ أَبُو عِمْرَانَ، مَوْلًى لِكِنْدَةَ
المستدرك على الصحيحين	غَزَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ نُرِيدُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ	حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، أَنْبَأَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، أَنْبَأَ ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَسْلَمَ أَبِي عِمْرَانَ
المستدرك على الصحيحين	كُنّا : بِالْقُسْطَنْطِينِيَّةِ	حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَنَسٍ الْقُرَشِيُّ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ، أَنْبَأَ حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، أَنْبَأَ يَزِيدُ بْنُ أَبِي

		حَبِيبٍ، أَخْبَرَنِي أَسْلَمُ أَبُو عِمْرَانَ، مَوْلًى بَنِي تُجِيبَ
الجامع الكبير - سنن الترمذي	كُنَّا بِمَدِينَةِ الرُّومِ	حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَسْلَمَ أَبِي عِمْرَانَ التُّجِيبِيِّ

کبھی راوی کہتے ہیں

غَزَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ نُرِيدُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ - ہم نے جنگ کی اک شہر میں ہم الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ چاہتے تھے

غَزَوْنَا الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ ہم نے الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ میں جنگ کی

كُنَّا بِمَدِينَةِ الرُّومِ ہم روم کے اک شہر میں تھے

كُنَّا بِالْقُسْطَنْطِينِيَّةِ ہم الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ میں تھے

اسی اضطراب کی وجہ سے شاید یہ روایت صحیحین میں نہیں اور امام ترمذی بھی اس کو حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ کا درجہ دیتے ہیں

دراصل عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ کے امیر لشکر ہونے کے حوالے سے صحیح بات یہی ہے کہ وہ كُنَّا بِمَدِينَةِ الرُّومِ ہم روم کے اک شہر میں تھے اور غَزَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ نُرِيدُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ اور انہوں نے جنگ کی اک شہر میں اور وہ ا لْقُسْطَنْطِينِيَّةَ تک رسائی چاہتے تھے

منطقی نقطۂ نگاہ سے بھی یہ بات درست نہیں کہ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيد کی قیادت میں ہونے والا یہ حملہ پہلا تھا کیونکہ اگر یہ پہلا حملہ تھا اور ا لْقُسْطَنْطِينِيَّةَ تک رسائی ہو گئی تھی تو پھر ا لْقُسْطَنْطِينِيَّةَ پر سولہ حملوں کی کیا ضرورت تھی - اصل بات یہی ہے کہ یہ سارے حملے قُسْطَنْطِينِيَّةَ تک بری راستہ بنانے کے لئے تھے کیونکہ ا لْقُسْطَنْطِينِيَّةَ (موجودہ استنبول)ایک بندر گاہ تھی اور اس کا دفاع بہت اچھا تھا

اس روایت میں یہ بھی بیان ہوا ہے کہ ایک مسلمان کفّار کی صفوں میں کود پڑا جس پر لوگوں نے کہا کہ اس نے اپنے آپ کو ہلاک کیا اور آیت {وَأَنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلاَ تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ} پڑھی اس پر أَبُو أيوب الأنصاري رضي الله عنه.نے فرمایا کہ یہ آیت جہاد سے کنارہ کشی کرنے کی ہماری خواہش کی بنا پر نازل ہوئی تھی- اس کے برعکس امام بخاری روایت کرتے ہیں کہ آیت {وَأَنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلاَ تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ

إِلَى التَّهْلُكَةِ} [البقرة: 195] کی تفسیر حذیفه رضی اللّٰه تعالیٰ عنہنے بیان کی ہے که

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا النَّضْرُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، {وَأَنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلاَ تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ} «[البقرة: 195] قَالَ: «نَزَلَتْ فِي النَّفَقَةِ

یه آیت انفاق کے بارے میں نازل ہوئی ہے

پہلا حمله دور معاویه میں سفیان بن عوف نے کیا تھا

بعض نے کہا که پہلا حمله سفیان بن عوف نے کیا تھا – عمده القاری میں عینی نے لکھا ہے

وَقيل: سير مُعَاوِيَة جَيْشًا كثيفاً مَعَ سُفْيَان بن عَوْف إِلَى الْقُسْطَنْطِينِيَّة فأوغلوا فِي بِلَاد الرّوم، وَكَانَ فِي ذَلِك الْجَيْش ابْن عَبَّاس وَابْن عمر وَابْن الزبير وَأَبُو أَيُّوب الْأنْصَارِيّ وَتُوفِّي أَبُو أَيُّوب فِي مُدَّة الْحصار. قلت: الْأَظْهر أَن هَؤُلَاءِ السادات من الصَّحَابَة كَانُوا مَعَ سُفْيَان هَذَا وَلم يَكُونُوا مَعَ يزِيد بن مُعَاوِيَة

کہا جاتا ہے معاویہ نے ایک لشکر جرار سفیان بن عوف کے تحت الْقُسْطَنْطِينِيَّة بھیجا جنہوں نے بلاد روم میں جھڑپین کیں اور اسی لشکر میں ابْن عَبَّاس وَابْن عمر وَابْن الزبير وَأَبُو أَيُّوب الْأنْصَارِيّ تھے اور ابو ایوب کی اس جنگ میں حصار شہر پر وفات ہوئی – میں عینی کہتا ہوں کہ یہ تمام سادات صحابہ سفیان کے ساتھ تھے اور یزید ان میں نہیں تھا

راقم کہتا ہے اس قول کی کوئی دلیل نہیں ہے

ابن حجر لکھتے ہیں

واستعمل معاوية سفيانَ بن عوف على الصوائف و كان يعظّمه

اور معاویہؓ نے سفیان بن عوف کو صیفی(موسم گرما کے) حملوں میں امیر بنایا اور آپ ان کی تعظیم کرتے تھے۔ (الإصابة: ج٢،ص٥٦)

یہاں کہیں نہیں لکھا کہ یہ حملہ قسطنطینیہ پر تھا لیکن فرقہ باز ترجموں میں قسطنطینیہ ڈال دیتے ہیں –

بغية الطلب في تاريخ حلب از عمر بن أحمد بن هبة اللّٰه بن أبي جرادة العقيلي، كمال الدين ابن العديم (المتوفى: 660هـ) میں ہے کہ سفیان بن عوف نے بری حملہ بلاد روم پر کیا تھا

وكان سفيان بن عوف الغامدي لما غزا الروم سنة ثلاثين دخل من قبل مرعش فساح في بلد الروم

سفیان بن عوف الغامدي نے جب سن ۳۳ ھ میں غزوہ روم کیا تو وہ اس کے شہر میں مرعش سے داخل ہوئے

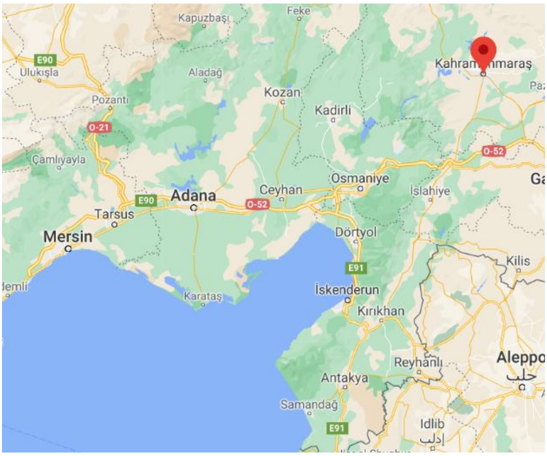
Kapuzbaşı
Feke
E90
Ulukışla
Aladağ
Kahramanmaraş
Kozan
Kadirli
Pozantı
O-21
O-52
Çamlıyayla
Osmaniye
İslahiye
Adana
Ceyhan
E90
O-52
Tarsus
Dörtyol
Mersin
E91
Kilis
İskenderun
Karataş
Kırıkhan
Reyhanlı
Aleppo
حلب
Antakya
Samandağ
E91
Idlib
إدلب

مرعش کا مقام آجکل ترکی میں ہے

دوسری طرف یہ بھی تاریخ میں ہے - مرآة الزمان في تواريخ الأعيان از سبط ابن الجوزي (581 - 654 ھـ) میں ہے

قال البلاذري : وذلك في سنة خمسين، فتغافل عن الغزو، فبعث سفيانَ بنَ عوف، فأصاب الناسَ جوعٌ شديد، وبلغ يزيدَ وهو بدَير مُرَّان، وبلغ معاوية فقال: واللّٰه لنُلْحِقَنَّ يزيد بسفيان بن عوف بأرض الروم ليصيبَه ما أصاب الناس ولو مات فخرج يزيد في جند بعلبكّ حتى بلغ القسطنطينية.

البلاذري نے ذکر کیا سن ٥٠ ھ میں غزوہ میں غفلت ہوئی پس سفیانَ بنَ عوف کو بھیجا گیا ، لوگ شدید بھوک میں تھے اور یہ یزید کو معلوم ہوا وہ دیر مران میں تھے اور معاویہ کو معلوم ہوا پس فرمایا اللّٰہ کی قسم ہم یزید کو سفیانَ بنَ عوف سے ملوائیں گے رومی زمین پر کہ لوگوں کو جو پہنچا ہے چاہے یزید اس سفر میں مر ہی جائے - پس یزید نکلے ایک لشکر کے ساتھ بعلبكّ سے اور القسطنطينية پہنچے

القسطنطينيّة پر حمله دور معاويه میں بسر بن أرطاة نے کیا

المقفى الكبير از المقريزي میں سالار معاويه ،بسر بن أرطاة کے لئے ذکر ہے

وبعثه فغزا بلاد الروم سنة ثلاث [301 ب] وأربعين وشتّى بأرضهم حتى بلغ القسطنطينيّة فيما زعم الواقديّ. وأنكر قوم أن يكون بسر شتّى بأرض الروم

ان کو سن ٤٣ ھ میں بلاد روم اور مختلف شہروں میں غزوہ کے لئے بھیجا گیا حتی کہ یہ القسطنطينيّة پہنچ گئے جیسا واقدی کا دعوی ہے اور (مورخین کی) ایک قوم نے اس کا انکار کیا کہ بسر ارض روم گئے

تاریخ طبری میں ہے

ذكر الخبر عما كَانَ فِيهَا من الأحداث فمن ذَلِكَ غزوة بسر بن أبي أرطاة الروم ومشتاه بأرضهم حَتَّى بلغ القسطنطينية- فِيمَا زعم الْوَاقِدِيّ- وَقَدْ أنكر ذاك قوم من أهل الأخبار، فَقَالُوا: لَمْ يَكُنْ لبسر بأرض الروم مشتى قط

مورخین کی ایک قوم نے انکار کیا کہ بسر القسطنطینیة پہنچے جیسا واقدی کا کہنا ہے بلکہ بسر محض رومی شہر مشتی تک گئے

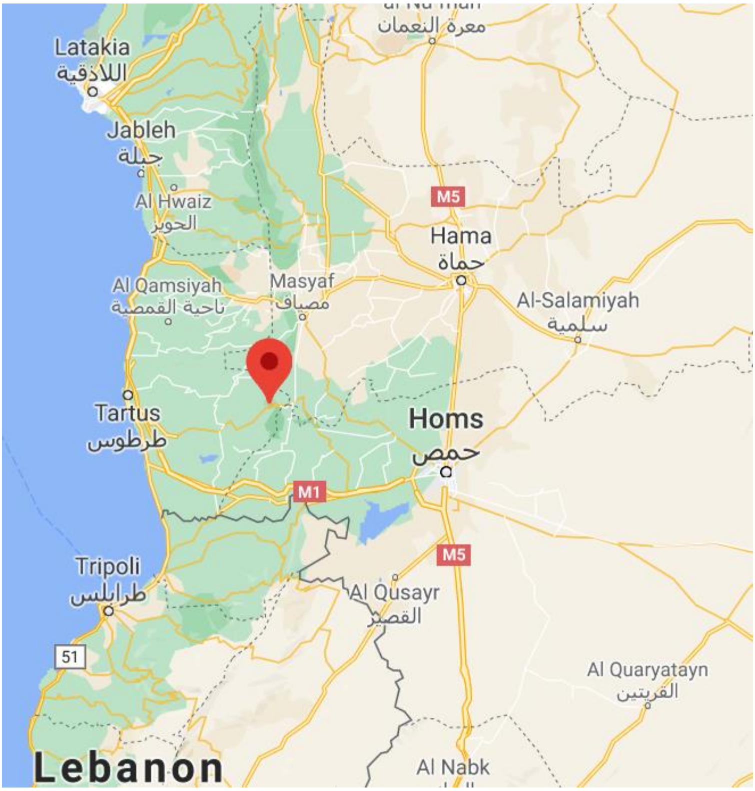
معرة النعمان
Latakia
اللاذقية
Jableh
جبلة
Al Hwaiz
الحوير
M5
Hama
حماة
Al Qamsiyah
ناحية القمصية
Masyaf
مصياف
Al-Salamiyah
سلمية
Tartus
طرطوس
Homs
حمص
M1
M5
Tripoli
طرابلس
Al Qusayr
القصير
51
Al Quaryatayn
القريتين
Lebanon
Al Nabk

مشتی حلو پر نشان ہے آجکل شام میں ہے

القسطنطينيّة پر حملہ دور معاویہ يَزِيدُ بْنُ شَجَرَ نے کیا

الكنى والأسماء از أبو بِشْر محمد بن أحمد بن حماد بن سعيد بن مسلم الأنصاري الدولابي الرازي (المتوفى: 310هـ) میں ہے

حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ أَبُو عُمَرَ قَالَ:، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرِ بْنِ بَرِّيٍّ قَالَ:، ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ:، ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي السَّائِبِ أَنَّهُ [ص:102] سَمِعَ أَبَا فِرَاسٍ الشَّعْبَانِيَّ يَقُولُ: إِنَّهُمْ كَانُوا غُزَاةَ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ زَمَنَ مُعَاوِيَةَ , وَعَلَيْنَا يَزِيدُ بْنُ شَجَرَ

أَبَا فِرَاسٍ الشَّعْبَانِيَّ نے ذکر کیا کہ وہ دور معاویہ میں الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ میں لڑے اور ان پر امیر يَزِيدُ بْنُ شَجَرَ تھے

أَبُو فِرَاسٍ الشَّعْبَانِيَّ مجہول ہے

طبری نے وضاحت کی

وفيها كانت غزوة يزيد بن شجرة في البحر وشتا بأرض الشام، وفيها كانت غزوة يزيد بن معاوية الروم حتى بلغ القسطنطينية

سن ٤٩ میں یزید بن شجرة نے سمندر میں جنگ کی اور ارض شام میں مختلف مقامات پر اور اس میں یزید بن معاویہ نے غزوہ کیا حتی کہ وہ القسطنطينية پہنچے

مرآة الزمان في تواريخ الأعيان از سبط ابن جوزی میں ہے

وقال الواقدي: غزا الصائفة مع يزيد بن معاوية سنة خمسين حتى بلغ القسطنطينية

واقدی نے کہا سن ٥٠ ھ میں الصائفة نے یزید بن معاویہ کے ساتھ جنگ کی اور القسطنطينية پہنچا

القسطنطينية پر سن ٥٣ ھ میں یزید نے حملہ کیا

جمل من أنساب الأشراف میں أحمد بن يحيى بن جابر بن داود البَلَاذُري (المتوفى: 279هـ) نے بدری صحابی أبو أيوب خالد ابن زيد بن كليب النجاري رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا

شهد بدرا. ومات بأرض الروم سنة اثنتين وخمسين، عام غزا يزيد بن معاوية. فصلى عليه يزيد، ودفنه في أصل سور القسطنطينية

انہوں نے جنگ بدر دیکھی اور روم میں سن ٥٢ ھ میں وفات ہوئی جب یزید بن معاویہ نے غزوہ کیا پس یزید نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور ان کو القسطنطينية کی اصل دیوار کے ساتھ دفن کیا

جمهرة أنساب العرب میں ابن حزم نے لکھا

وقد كان غزا في أيام أبيه القسطنطينيّة وحاصرها

یزید نے دور معاویہ میں القسطنطينيّة میں جنگ کی اور اس کو گھیر لیا

قسطنطینیه پر حمله دور مروان میں ہوا

بعض لوگوں نے کہا که اس شہر پر پہلا حمله دور مروان میں ہوا اور حواله ابن تیمیه کی کتاب منهاج السنة کا دیا جس میں دور مروان کے حوالے سے لکھا ہے

وغزوا القسطنطينية وحاصروها مدة

مسلمانوں نے غزوہ القسطنطينية کیا ، شہر کا ایک مدت محاصرہ کر لیا

راقم کہتا ہے ممکن ہے یه ہوا ہو لیکن یه پہلا حمله نہیں ہے، نه ابن تیمیه نے ایسا کہا ہے

یزید   کا حمله

شہر الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ پر دو دفعه حمله ہوا – ایک سن ٥٠ یا ٥١ هجری میں ہوا اور اس میں أَبُو أيوب الأنصاري رضي اللّٰه عنه. بھی ساتھ تھے- دوسرا حمله سن ٥٥ هجری میں ہوا اور اصحاب رسول کی جماعت کے ساتھ سمندر اور خشکی کے ذریعه حمله کر کے خلیج (مضیق) کو پار کیا اور اہل الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ سے ان کے دروازے پر جنگ کی – ان دونوں حملوں میں سپه سالار لشکر یزید بن معاویه تھے - الذهبي (المتوفى: 748هـ) اپنی کتاب تاريخ الإسلام ووفيات المشاهير والأعلام میں سن ٥٠ هجری کے حوالے سے لکھتے ہیں که

وَفِيهَا غَزْوَةُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ، كَانَ أَمِيرُ الْجَيْشِ إِلَيْهَا يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، وَكَانَ مَعَهُ وُجُوهُ النَّاسِ، وَمِمَّنْ كَانَ مَعَهُ أَبُو أيوب الأنصاري -رضي اللّٰه عنه

اور اس میں غَزْوَةُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ ہوا اور امیر لشکر عساکر یزید بن معاویه تھے اور ان کے ساتھ لوگ تھے اور أَبُو أيوب الأنصاري -رضي اللّٰه عنه. بھی ساتھ تھے

أبي زرعة الدمشقي (المتوفى: 281هـ) اپنی کتاب تاريخ أبي زرعة الدمشقي میں لکھتے ہیں کہ

قَالَ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: فَأَغْزَا مُعَاوِيَةُ الصَّوَائِفَ، وَشَتَّاهُمْ بِأَرْضِ الرُّومِ سِتَّ عَشْرَةَ صَائِفَةً، تَصِيفُ بِهَا وَتَشْتُو، ثُمَّ تَقْفِلُ وَتَدْخُلُ مُعَقِّبَتُهَا، ثُمَّ أَغْزَاهُمْ مُعَاوِيَةُ ابْنَهُ يَزِيدَ فِي سَنَةِ خَمْسٍ وَخَمْسِينَ فِي جَمَاعَةٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ حَتَّى جَازَ بِهِمِ الْخَلِيجَ، وَقَاتَلُوا أَهْلَ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ عَلَى بَابِهَا، ثُمَّ قَفَلَ

سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ کہتے ہیں کہ مُعَاوِيَةُ نے الصَّوَائِفَ (گرمیوں کے موسم میں حملے) کیے اور سولہ حملے ارض روم پر کیے ... پھر یزید بن معاویہ نے ٥٥ ھجری میں اصحاب رسول کی جماعت کے ساتھ سمندر اور خشکی کے ذریعہ حملہ کر کے خلیج کو پار کیا اور اہل الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ سے ان کے دروازے پر جنگ کی

بعض نے کہا کہ یزید کسی بعد والے لشکر میں تھا جس میں صحابی رسول ابو ایوب رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی (صحیح بخاری) - یہ ان لوگوں نے نزدیک کوئی بعد والا حملہ تھا

راقم کہتا ہے یه الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ پر بعد والا حمله نہیں تھا بلکه شہر پر پہلا حمله تھا – اس سے قبل کے حملے الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ سے دور تھے اور ان کو الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ پر حمله قرار نہیں دیا جا سکتا -

مورخین میں ابن کثیر نے لکھا ہے

ثم دخلت سنة تسع وأربعين

فِيهَا غَزَا يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ بِلَادَ الرُّومِ حتى بلغ قسطنطينية ومعه جماعات من سادات الصحابة منهم ابن عمرو ابن عَبَّاسٍ وَابْنُ الزُّبَيْرِ وَأَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ. وَقَدْ ثَبَتَ فِي صَحِيحِ الْبُخَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أَوَّلُ جَيْشٍ يَغْزُونَ مَدِينَةَ قَيْصَرَ مَغْفُورٌ لَهُمْ» فَكَانَ هَذَا الْجَيْشُ أَوَّلَ مَنْ غَزَاهَا، وَمَا وَصَلُوا إِلَيْهَا حَتَّى بَلَغُوا الْجَهْدَ. وَفِيهَا تُوُفِّيَ أَبُو أَيُّوبَ خالد بن زيد الأنصاري

سن ٤٩ ہجری داخل ہوا – اس میں یزید بن معاویه نے روم کے شہروں پر حمله کیا یہاں تک که قسطنطینیة پہنچ گئے اور ان کے ساتھ سادات صحابه تھے جن میں ابن عمر اور ابن عباس اور ابن زبیر اور ابو ایوب انصاری تھے اور یه ثابت ہے صحیح بخاری میں ہے که رسول اللّٰه صلی اللّٰه

علیه وسلم نے فرمایا جو پہلا لشکر قسطنطينية میں تلوار چلائے گا اس کی مغفرت ہے – پس یہی وہ پہلا لشکر ہے جس نے وہاں تلوار سے قتل کیا اور مشکل سے وہاں پہنچ پائے اور اس میں ابو ایوب کی وفات ہوئی

یزید کی لشکر میں شرکت تاریخی مسئلہ ہے علم حدیث کا مسئلہ نہیں ہے – اس کو تاریخ سے دیکھا جائے گا - مورخین اور محدثین کا اجماع چلا آ رہا ہے کہ یزید نے ہی اول جیش کی سپہ سالاری کی ہے

شارحین صحیح بخاری کا بھی یہی کہنا ہے ، حتی جو یزید مخالف ہیں انہوں نے بھی اس کا اقرار کیا ہے مثلا عینی وغیرہ - شارح بخاری عینی نے عمدہ القاری میں ہے

وَذكر أَن يزِيد بن مُعَاوِيَة غزا بِلَاد الرّوم حَتَّى بلغ قسطنطينية، وَمَعَهُ جمَاعَة من سَادَات الصَّحَابَة مِنْهُم: ابْن عمر، وَابْن عَبَّاس وَابْن الزبير وَأَبُو أَيُّوب الْأَنْصَارِيّ، وَكَانَت وَفَاة أبي أَيُّوب الْأَنْصَارِيّ هُنَاكَ قَرِيبا من سور الْقُسْطَنْطِينِيَّة وقبره هُنَاكَ تستسقي بِهِ الرّوم إِذا قحطوا.

یزید قسطنطينية، تک پہنچ گیا اور اس کے ساتھ اصحاب رسول میں ابْن عمر، وَابْن عَبَّاس وَابْن الزبير وَأَبُو أَيُّوب الْأَنْصَارِيّ تھے اور ابو ایوب

کی وہاں وفات فصیل شہر پر ہوئی اور ان کی قبر وہیں ہے ، اہل روم اس کے زریعہ سیراب ہوتے ہیں جب قحط ہو

التَّنويرُ شَرْحُ الجَامِعِ الصَّغِيرِ از محمد بن إسماعيل بن صلاح المعروف كأسلافه بالأمير (المتوفى: 1182هـ)

أنه قد ثبت في صحيح البخاري (برقم (2924) عن ابن عمر، أن رسول الله – صلى الله عليه وسلم – قال: "أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتي يَغْزُونَ الْبَحْرَ قَدْ أَوْجَبُوا .... مغفور له". وأول جيش غزى القسطنطينية كان أميره يزيد

پہلا لشکر جس نے القسطنطينية پر غزوہ کیا اس کے امیر یزید تھے

إرشاد الساري لشرح صحيح البخاري از القسطلاني (المتوفى: 923هـ) میں ہے

وكان أول من غزا مدينة قيصر يزيد بن معاوية ومعه جماعة من سادات الصحابة

وہ لشکر نے قیصر کے شہر پر سب سے پہلے غزوہ کیا ، سادات صحابة کی جماعت کے ساتھ وہ یزید ہے

شرح الزرقاني على موطأ الإمام مالك میں ہے

وَاحْتِمَالُ أَنَّ يَزِيدَ لَمْ يَحْضُرْ مَعَ الْجَيْشِ مَرْدُودٌ

یہ احتمال کرنا کہ یزید اس لشکر میں حاضر نہیں تھا ، مردود ہے

اس بحث کا خلاصہ ہے کہ تاریخ کی مستند کتابوں سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ یزید بن معاویہ الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ پر حملہ کرنے والے لشکروں میں شامل تھے

بعض نے کہا کہ حسین رضی اللہ عنہ نے غزوہ قسطنطنیہ میں شرکت کی تھی - امام ابن کثیر اپنی کتاب البدایہ و النہایہ میں لکھتے ہیں کہ

حسین ہر سال معاویہ کے پاس جایا کرتے تھے اور معاویہ ان کو انعام و اکرام سے نوازتے تھے اور حسین اس لشکر میں شامل تھے ، جس نے قسطنطنیہ میں یزید بن معاویہ کی معیت میں حملہ کیا تھا۔

راقم کہتا ہے اس کی کوئی صحیح تاریخی دلیل نہیں ہے –

حدیث الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ پر شیعہ اعتراضات

اعتراض سند کے تمام راوی شامی ہیں

جواب اس روایت میں شامیوں کا تفرد نہیں۔ اس کے ایک راوی خالد بن معدان بن أبي كرب الكلاعي بھی ہیں

الأعلام الزركلي کے مطابق : خالد بن معدان بن أبي كرب الكلاعي، أبو عبد الله: تابعيّ، ثقة، ممن اشتهروا بالعبادة. أصله من اليمن، وإقامته في حمص (بالشام)

خالد بن معدان بن أبي كرب الكلاعي، أبو عبد اللہ یمنی تھے لیکن حمص شام میں رہتے تھے- یہ روایت ام حرام بنت ملحان رضی اللہ تعالی عنہا کی ہے اور ام حرام ، انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ کی خالہ اور عُبَادَةَ بنِ الصَّامِتِ رضی اللہ تعالی عنہ کی بیوی ہیں۔ مدینہ کی رہنے والی تھیں۔ یہ بھی شامی نہیں۔ مسلمان فتوحات کی وجہ سے بہت علاقوں

میں پھیل گئے تھے۔ اگر اس اعتراض کو صحیح مانا جاے تو اس بنیاد پر تو علی رضی اللّٰہ تعالی عنه بھی کوفی کہلائیں گے۔

اعتراض : روایت کی سند میں ناصبی ہے

روایت کے دوسرے راوی ثور بن یزید کے لئے لکھتے ہیں که

یحیی ابن معین (جن کے فن رجال کو تمام علماء مانتے ہیں) اس ثور کے متعلق لکھتے ہیں که یه ثور اس جماعت میں شامل تھا جو علی ابن ابی طالب پر سب کرتے تھے (سب کا مطلب ہے برا کہنا اور گالیاں وغیرہ دینا)۔ یحیی ابن معین کے الفاظ یه ہیں :

و قال فی موضع آخر : أزهر الحرازی ، و أسد بن وداعة و جماعة كانوا يجلسون و يسبون على بن أبی طالب ، و كان ثور بن يزيد لا يسب عليا ، فإذا لم يسب جروا برجله.

جواب احمد کہتے ہیں که : وكان من أهل حمص اور یه اہل حمص میں سے تھے۔ ابن معین کے الفاظ کا مطلب ہے: أزهر الحرازي اورأسد بْن وداعة علی کو گالیاں دتیے تھے و کان ثور بن یزید لا یسب علیا اور ثور

بن یزید علی کو گالیاں نہیں دیتے تھے بحوالہ الکامل في ضعفاء الرجال از ابن عدی

اس بات کا تو مطلب ہی الٹا ہے ثور بن یزید ، علی کو گالیاں نہیں دیتے تھے. ہاں یہ ضرور ہے کہ ابن سعد کے مطابق وہ لا أحب رجلا قتل جدی : علی کو اپنے دادا کے صفین میں قتل کی وجہ سے نا پسند کرتے تھے-

اعتراض : ام حرام نا محرم عورت ہے

ام حرام ، نا محرم عورت ہے تو رسول اللہ کے سر کو کیوں ہاتھ لگا رہی ہے

جواب

احمد نے العلل میں کہا ہے

قال عبد الله بن أحمد: سمعتُ أَبي يقول: أم حرام، روى عنها أنس بن مالك، وهي خالته غزت مع زوجها عبادة بن الصامت، وهي أم حرام بنت ملحان، أخت أم سليم. «العلل

ام حرام ان سے انس بن مالک روایت کرتے ہیں اور یہ ان کی خالہ ہیں اور یہ عبادہ بن الصامت کی روجہ تھیں اور یہی ام حرام بنت ملحان ہیں جو ام سلیم کی بہن ہیں

صحیح بخاری کی تعلیق میں مصطفی البغا لکھتے ہیں

یہ روایت محرم کے احکام نازل ہونے سے پہلے کی ہے

فقد كان ذلك قبل أن يفرض الحجاب وهي خالة خادمه أنس رضي الله عنه وكانت العادة تقتضي المخالطة بين المخدوم وأهل الخادم

کہا جاتا ہے کہ یہ حجاب کے احکام سے قبل کی بات ہے جب انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم تھے اور یہ چونکہ انس کی خالہ ہیں تو یہ کام خادمہ کے طور پر ہوا

مسند الموطا الجوھری میں ہے

قال الجوهري: «قال يونس، قال لنا عبد اللّٰه بن وهب: أم حرام إحدى خالات النبي صلى اللّٰه عليه وسلم من الرضاعة .. ولذلك استجاز النبي صلى اللّٰه عليه وسلم النوم في حجرها، وأن تفلي رأسه».

عبد اللّٰہ بن وهب نے کہا ام حرام نبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی رضاعی خالہ تھیں اور اس بنا پر نبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان کے حجرہ میں سوئے اور انہوں نے سر سے جوئیں نکالیں

روایت صحیح ہے کئی طرق سے ہے اس میں یہ بات کہ جوئیں نکالیں صرف ایک طرق میں ہیں جس میں إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ کا تفرد ہے

سنن نسائی میں ہے

أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ، قَالَتْ: أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عِنْدَنَا، فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، بِأَبِي وَأُمِّي مَا أَضْحَكَكَ؟ قَالَ: "رَأَيْتُ قَوْمًا مِنْ أُمَّتِي يَرْكَبُونَ هَذَا الْبَحْرَ كَالْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ" قُلْتُ: ادْعُ اللَّهَ أَنْ

يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: "فَإِنَّكِ مِنْهُمْ" ثُمَّ نَامَ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ، فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ – يَعْنِي مِثْلَ مَقَالَتِهِ -، قُلْتُ: ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: "أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ" فَتَزَوَّجَهَا عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ، فَرَكِبَ الْبَحْرَ وَرَكِبَتْ مَعَهُ، فَلَمَّا خَرَجَتْ قُدِّمَتْ لَهَا بَغْلَةٌ، فَرَكِبَتْهَا، فَصَرَعَتْهَا فَانْدَقَّتْ عُنُقُهَا

سنن ابو داود میں ہے

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أُخْتِ أُمِّ سُلَيْمٍ الرُّمَيْصَاءِ قَالَتْ: نَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَيْقَظَ وَكَانَتْ تَغْسِلُ رَأْسَهَا فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ،فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَتَضْحَكُ مِنْ رَأْسِي؟ قَالَ: "لَا" وَسَاقَ هَذَا "الْخَبَرَ يَزِيدُ وَيَنْقُصُ، قَالَ أَبُو دَاوُدَ: "الرُّمَيْصَاءُ أُخْتُ أُمِّ سُلَيْمٍ مِنَ الرَّضَاعَةِ

مسند احمد میں ہے

حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْمَرٍ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: اتَّكَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ابْنَةِ مِلْحَانَ، قَالَ: فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَضَحِكَ، فَقَالَتْ: مِمَّ

ضَحِكْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ: «مِنْ أُنَاسٍ مِنْ أُمَّتِي يَرْكَبُونَ هَذَا الْبَحْرَ الْأَخْضَرَ، غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ، مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ»، قَالَتْ: ادْعُ ،«اللَّهَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَقَالَ: «اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا مِنْهُمْ

فَنَكَحَتْ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ، قَالَ: فَرَكِبَتْ فِي الْبَحْرِ مَعَ ابْنَةِ قَرَظَةَ، حَتَّى إِذَا هِيَ قَفَلَتْ، رَكِبَتْ دَابَّةً لَهَا بِالسَّاحِلِ، فَوَقَصَتْ بِهَا، فَسَقَطَتْ، فَمَاتَتْ

یہ اسناد صحیح ہیں اور ان میں جوئیں نکالنے کا ذکر نہیں ہے